ترجمۂ قرآن مجید

مع صرفی و نحوی تشریح

افادات: حافظ احمد یار مرحوم
ترتیب وتدوین: لطف الرحمٰن خان

سورۂ آل عمران (مسلسل)

آیات ۱۶۰ تا ۱۶۳

﴿اِنْ یَّنْصُرْکُمُ اللّٰہُ فَلَا غَالِبَ لَکُمْ ۚ وَاِنْ یَّخْذُلْکُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِیْ یَنْصُرُکُمْ مِّنْ ۢ
بَعْدِہٖ ؕ وَعَلَی اللّٰہِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۶۰﴾ وَمَا کَانَ لِنَبِیٍّ اَنْ یَّغُلَّ ؕ وَمَنْ یَّغْلُلْ یَاْتِ
بِمَا غَلَّ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ۚ ثُمَّ تُوَفّٰی کُلُّ نَفْسٍ مَّا کَسَبَتْ وَھُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ﴿۱۶۱﴾ اَفَمَنِ اتَّبَعَ
رِضْوَانَ اللّٰہِ کَمَنْ ۢ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰہِ وَمَاْوٰىہُ جَھَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ﴿۱۶۲﴾ ھُمْ
دَرَجٰتٌ عِنْدَ اللّٰہِ ؕ وَاللّٰہُ بَصِیْرٌ ۢ بِمَا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶۳﴾﴾

خ ذ ل

خَذَلَ (ن) خَذْلًا : ساتھ چھوڑ دینا‘ حمایت ترک کرنا‘ آیت زیر مطالعہ۔

مَخْذُوْلٌ (اسم المفعول) : حمایت چھوڑا ہوا‘ بے بس۔ ﴿فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا ﴿۲۲﴾﴾ (بنی اسراءیل) ”نتیجتاً تو بیٹھے گا مذمت کیا ہوا‘ بے بس کیا ہوا۔“

خَذُوْلٌ (فَعُوْلٌ کے وزن پر مبالغہ) : انتہائی نازک وقت پر ساتھ چھوڑنے والا‘ عین وقت پر دغا دینے والا۔ ﴿وَکَانَ الشَّیْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ﴿۲۹﴾﴾ (الفرقان) ”اور شیطان ہے انسان کے لیے انتہائی دغا باز۔“

غ ل ل

غَلَّ (ن) غَلًّا : (۱) چھپانا' (۲) طوق پہنانا' (۳) باندھنا۔ ﴿غُلَّتْ اَیْدِیْهِمْ وَلُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا ۘ﴾ (المائدۃ:٦٤) ''باندھے گئے ان کے ہاتھ اس کے سبب سے جو انہوں نے کہا۔''

مَغْلُوْلَةٌ (اسم المفعول) : بندھا ہوا۔ ﴿وَقَالَتِ الْیَهُوْدُ یَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ ؕ﴾ (المائدۃ:٦٤) ''اور کہا یہودیوں نے اللہ کا ہاتھ بندھا ہوا ہے۔''

غُلُّ (فعل امر): تو طوق پہنا' تو باندھ۔ ﴿خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ﴿۳۰﴾﴾ (الحاقۃ) ''تم لوگ پکڑو اس کو پھر طوق پہناؤ اس کو۔''

غُلٌّ ج اَغْلَالٌ (اسم ذات) : طوق۔ ﴿اِنَّا جَعَلْنَا فِیْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا﴾ (یٰسٓ:۸) ''بے شک ہم نے بنائے ان کی گردنوں میں کچھ طوق۔''

غَلَّ (ض) غِلًّا : دل میں کینہ یا کدورت ہونا۔

غِلٌّ (اسم ذات): کینہ' کدورت۔ ﴿وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا﴾ (الحشر:۱۰) ''اور تو مت بنا ہمارے دلوں میں کوئی کدورت ان لوگوں کے لیے جو ایمان لائے۔''

س خ ط

سَخِطَ (س) سَخَطًا : غصہ کرنا' ناراض ہونا۔ ﴿لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ﴾ (المائدۃ:۸۰) ''کتنا برا ہے وہ جو آگے بھیجا اپنے لیے خود انہوں نے کہ غصہ کرے اللہ ان پر۔''

سَخَطٌ (اسم ذات) : غصہ' ناراضگی۔ آیت زیر مطالعہ۔

اَسْخَطَ (افعال) اِسْخَاطًا : کسی کو غصہ دلانا' ناراض کرنا۔ ﴿ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اتَّبَعُوْا مَآ اَسْخَطَ اللّٰهَ﴾ (محمد:۲۸) ''یہ اس سبب سے کہ انہوں نے پیروی کی اس کی جو غصہ دلائے اللہ کو۔''

ترکیب: ''فَلَا غَالِبَ'' پر لائے نفی جنس ہے۔ ''اَنْ یَّغُلَّ'' کا مفعول محذوف ہے جو کہ ''شَیْئًا'' ہو سکتا ہے۔ ''تُوَفّٰی'' واحد مؤنث غائب کا مجہولی صیغہ ہے اور ''کُلُّ نَفْسٍ'' اس کا نائب الفاعل ہے اس لیے ''کُلُّ'' مرفوع ہے۔ ''مَاْوٰىهُ'' مبتدا اور ''جَهَنَّمُ'' اس کی خبر ہے۔

ترجمہ:

اِنْ : اگر
اَللّٰهُ : اللہ
لَکُمْ : تم لوگوں پر
یَّخْذُلْکُمْ : وہ ساتھ چھوڑ دے تمہارا
یَّنْصُرُکُمْ : مدد کرے گا تمہاری

یَّنْصُرْکُمُ : مدد کرے تمہاری
فَلَا غَالِبَ : تو کوئی بھی غلبہ پانے والا نہیں ہے
وَاِنْ : اور اگر
فَمَنْ ذَا الَّذِیْ : تو کون ہے وہ جو
مِّنْۢ بَعْدِهٖ : اس کے بعد

وَعَلَى اللّٰہِ :اور اللہ پر ہی	فَلْیَتَوَکَّلِ :چاہیے کہ توکل کریں
الْمُؤْمِنُوْنَ :مؤمن لوگ	وَمَا کَانَ :اور نہیں ہے
لِنَبِیٍّ :کسی نبی کے لیے	اَنْ یَّغُلَّ :کہ وہ چھپائے (کچھ بھی)
وَمَنْ :اور جو کوئی	یَّغْلُلْ :چھپائے گا
یَاْتِ :تو وہ لائے گا	بِمَا :اس کو جو
غَلَّ :اس نے چھپایا	یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ :قیامت کے دن
ثُمَّ :پھر	تُوَفّٰی :پورا پورا دیا جائے گا
کُلُّ نَفْسٍ :ہر نفس کو	مَّا :جو
کَسَبَتْ :اس نے کمایا	وَھُمْ :اور وہ
لَا یُظْلَمُوْنَ :ظلم نہ کیے جائیں گے	اَفَمَنِ :تو کیا وہ جس نے
اتَّبَعَ :پیروی کی	رِضْوَانَ اللّٰہِ :اللہ کی رضا کی
کَمَنْ :اس کی مانند ہے جو	بَآءَ :لوٹا
بِسَخَطٍ :ایک ایسے غصے کے ساتھ جو	مِّنَ اللّٰہِ :اللہ (کی طرف) سے ہے
وَمَاْوٰىهُ :اور اس کی منزل	جَھَنَّمُ : جہنم ہے
وَبِئْسَ :اور کتنی بری ہے	الْمَصِیْرُ :لوٹنے کی جگہ (وہ)
ھُمْ :ان کے (لیے)	دَرَجٰتٌ:درجات ہیں
عِنْدَ اللّٰہِ :اللہ کے پاس	وَاللّٰہُ :اور اللہ
بَصِیْرٌ :دیکھنے والا ہے	بِمَا :اس کو جو
یَعْمَلُوْنَ :یہ لوگ کرتے ہیں	

نوٹ :﴿وَمَا کَانَ لِنَبِیٍّ اَنْ یَّغُلَّ﴾ کے شانِ نزول کے ضمن میں کچھ مفسرین نے اُس روایت کا ذکر کیا ہے جس میں جنگ بدر کے مالِ غنیمت میں سے ایک چادر کے گم ہو جانے کا ذکر ہے۔لیکن یہاں جنگ اُحد کے واقعات پر تبصرہ ہو رہا ہے۔اس لیے اس بات کو ذہن قبول نہیں کرتا۔البتہ اس کے شانِ نزول میں تفہیم القرآن میں جس روایت کا ذکر ہے وہ زیادہ قرینِ قیاس ہے۔

جنگ ختم ہونے کے بعد نبی ﷺ مدینہ واپس تشریف لائے تو آپؐ نے تیراندازوں کو بلا کر ان سے حکم عدولی کی وجہ دریافت فرمائی۔ان لوگوں نے جواب میں کچھ عذر پیش کیے جو نہایت کمزور تھے۔اس پر آپؐ نے ارشاد فرمایا:((بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنَّا نَغُلُّ وَلَا نَقْسِمُ لَکُمْ)) بلکہ تم لوگوں نے گمان کیا کہ میں چھپاؤں گا اور تقسیم نہیں کروں گا تم لوگوں میں یعنی مالِ غنیمت''۔اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

آیات ۱۶۴۔۱۶۵

﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ
وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۶۴﴾
اَوَلَمَّآ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا ۙ قُلْتُمْ اَنّٰى هٰذَا ۭ قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ ۭ
اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۶۵﴾﴾

ترکیب: ''یَتْلُوْا' یُزَکِّیْ'' اور ''یُعَلِّمُ'' کی ضمیر فاعلی ''رَسُوْلًا'' کے لیے ہیں' جبکہ ''اٰیٰتِهٖ'' میں ضمیر ''اللّٰہُ'' کے لیے ہے۔ ''اِنْ کَانُوْا'' کا ''اِنْ'' مخففہ ہے۔ ''اَصَبْتُمْ'' کا مفعول ''مِثْلَیْهَا'' ہے۔ یہ دراصل ''مِثْلَیْنِ'' تھا۔ مضاف ہونے کی وجہ سے نونِ اعرابی گرا ہوا ہے اور ''ھَا'' کی ضمیر ''مُصِیْبَةٌ'' کے لیے ہے۔

ترجمہ:

لَقَدْ مَنَّ : احسان کیا ہے	اللّٰہُ : اللہ نے
عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ : مؤمنوں پر	اِذْ : جب
بَعَثَ : اس نے بھیجا	فِیْهِمْ : ان میں
رَسُوْلًا : ایک رسول	مِّنْ اَنْفُسِهِمْ : ان کے اپنوں میں سے
یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ : وہ پڑھ کر سناتا ہے ان کو	اٰیٰتِهٖ : اس کی آیات
وَیُزَكِّیْهِمْ : اور وہ تزکیہ کرتا ہے ان کا	وَیُعَلِّمُهُمُ : اور وہ تعلیم دیتا ہے ان کو
الْكِتٰبَ : کتاب کی	وَالْحِكْمَةَ : اور حکمت کی
وَاِنْ كَانُوْا : اور بے شک وہ تھے	مِنْ قَبْلُ : اس سے پہلے
لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ : لازماً ایک کھلی گمراہی میں	اَوَلَمَّآ : تو کیا جب
اَصَابَتْكُمْ : آ پہنچی تم کو	مُّصِیْبَةٌ : کوئی مصیبت
قَدْ اَصَبْتُمْ : (حالانکہ) تم لوگ پہنچا چکے ہو	مِّثْلَیْهَا : اس (مصیبت) سے دوگنا
قُلْتُمْ : (تو) تم لوگوں نے کہا	اَنّٰى هٰذَا : یہ کہاں سے ہے
قُلْ : آپؐ کہہ دیجیے	هُوَ : یہ
مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ : تمہارے اپنے پاس سے ہے	اِنَّ اللّٰهَ : یقیناً اللہ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ : ہر چیز پر	قَدِیْرٌ : قدرت رکھنے والا ہے

آیات ۱۶۶۔۱۶۷

﴿وَمَآ اَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۶۶﴾ وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ
نَافَقُوْا ۚ وَقِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوِ ادْفَعُوْا ۭ قَالُوْا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا
لَّاتَّبَعْنٰكُمْ ۭ هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْاِيْمَانِ ۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ
قُلُوْبِهِمْ ۭ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُوْنَ ﴿۱۶۷﴾﴾

ترکیب: ''فَبِاِذْنِ اللّٰهِ'' میں ''هُوَ'' محذوف ہے یعنی یہ ''فَهُوَ بِاِذْنِ اللّٰهِ'' ہے اور ''هُوَ'' کی ضمیر ''مَا'' کے لیے ہے۔ ''لَّا اتَّبَعْنٰكُمْ'' میں ''لَا'' نافیہ نہیں ہے بلکہ یہ جوابِ شرط کا لام تاکید ہے۔ اس کے ساتھ الف زائدہ لکھنا قرآن مجید کی مخصوص املا ہے۔ ''هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْاِيْمَانِ''۔ یہ جملہ ایک خاص ادبی ترکیب کا ہے۔ مولوی عبدالستار صاحب نے اپنی کتاب ''عربی کا معلم'' میں یہ ترکیب پڑھائی ہے۔ لیکن ''آسان عربی گرامر'' میں ہم نے اس کو چھوڑ دیا ہے' کیونکہ قرآن مجید میں اس کا استعمال کم ہے۔ اس لیے یہاں بھی اس کی ترکیب چھوڑ رہے ہیں۔ ''لَيْسَ'' کا اسم ''مَا'' ہے اور اس کی خبر ''مَوْجُوْدًا'' محذوف ہے۔

ترجمہ:

وَمَآ: اور جو	اَصَابَكُمْ: آ پہنچی تم لوگوں کو
يَوْمَ: اس دن (جب)	الْتَقَى: آمنے سامنے ہوئیں
الْجَمْعٰنِ: دو جماعتیں	فَبِاِذْنِ اللّٰهِ: تو (وہ) اللہ کی اجازت سے ہے
وَلِيَعْلَمَ: اور تاکہ وہ جان لے	الْمُؤْمِنِيْنَ: ایمان لانے والوں کو
وَلِيَعْلَمَ: اور تاکہ وہ جان لے	الَّذِيْنَ: ان لوگوں کو جنہوں نے
نَافَقُوْا: نفاق کیا	وَقِيْلَ: اور کہا گیا
لَهُمْ: ان سے	تَعَالَوْا: تم لوگ آؤ
قَاتِلُوْا: قتال کرو	فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ: اللہ کی راہ میں
اَوِ ادْفَعُوْا: یا دفاع کرو	قَالُوْا: انہوں نے کہا
لَوْ نَعْلَمُ: اگر ہم جانتے	قِتَالًا: قتال کو
لَّاتَّبَعْنٰكُمْ: تو ہم ضرور پیروی کرتے تمہاری	هُمْ: وہ لوگ
لِلْكُفْرِ: کفر کے	يَوْمَئِذٍ: اس دن

اَقْرَبُ :زیادہ قریب تھے — مِنْهُمْ لِلْاِيْمَانِ :اپنے لیے ایمان کی بنسبت
يَقُوْلُوْنَ :وہ لوگ کہتے ہیں — بِاَفْوَاهِهِمْ :اپنے مونہوں سے
مَّا: وہ جو — لَيْسَ: نہیں ہے
فِيْ قُلُوْبِهِمْ :ان کے دلوں میں — وَاللّٰهُ :اوراللہ
اَعْلَمُ :زیادہ جانتا ہے — بِمَا :اس کو جو
يَكْتُمُوْنَ: وہ لوگ چھپاتے ہیں

نوٹ: ''لَوْ نَعْلَمُ قِتَالاً لَّاتَّبَعْنٰكُمْ'' یہ منافقین کا قول تھا اور انہوں نے یہ ذومعانی بات کی تھی جس کے کئی معانی ہو سکتے ہیں مثلاً: (۱) لڑائی ہوتی نظر نہیں آتی۔ اگر ہمیں معلوم ہوتا کہ لڑائی ہونے والی ہے تو ضرور تمہارے ساتھ چلتے۔ (۲) یہ کوئی مقابلہ ہے کہ ایک طرف تین ہزار کا لشکر اور دوسری طرف صرف ایک ہزار بے سروسامان آدمی۔ یہ لڑائی تو نہیں ہے محض اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا ہے۔ (۳) مدینہ میں رہ کر جنگ کرنے کا ہمارا مشورہ نہیں مانا گیا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جنگ کے فنون اور قواعد سے ہم واقف نہیں ہیں۔ اگر واقف ہوتے تو ضرور ساتھ دیتے۔ (ترجمہ شیخ الہندؒ)

آیات ۱۶۸۔۱۷۱

﴿اَلَّذِيْنَ قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوْا لَوْ اَطَاعُوْنَا مَا قُتِلُوْا ؕ قُلْ فَادْرَءُوْا عَنْ اَنْفُسِكُمُ
الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۶۸﴾ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ
اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ﴿۱۶۹﴾ فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۙ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ
بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ ۙ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۷۰﴾
يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷۱﴾﴾

ل ح ق

لَحِقَ (س) لَحْقًا :کسی سے جڑ جانا' مل جانا۔ آیت زیر مطالعہ۔

اَلْحَقَ (افعال) اِلْحَاقًا :کسی کو کسی سے ملا دینا۔ ﴿اَرُوْنِيَ الَّذِيْنَ اَلْحَقْتُمْ بِهٖ﴾ (سبا:۲۷) ''تم لوگ دکھاؤ مجھے ان لوگوں کو جن کو تم لوگوں نے ملایا اس کے ساتھ۔''

اَلْحِقْ (فعل امر): تو جوڑ دے' تو ملا دے۔ ﴿فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۟ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۰۱﴾﴾ (یوسف) ''اے پیدا کرنے والے آسمانوں اور زمین کے' تو میرا کارساز ہے دنیا میں اور آخرت میں' تو وفات دے مجھ کو مسلمان ہوتے ہوئے اور تو ملا

دے مجھ کو صالحین کے ساتھ۔''

ترکیب: ''وَقَعَدُوْا'' کا ''وَاوْ'' حالیہ ہے اور یہ ''قَالُوْا'' کی ضمیر فاعلی ''ھُمْ'' کا حال ہے' ''اِخْوَانِھِمْ'' کا حال نہیں ہے۔ ''اَطَاعُوْا'' کی ضمیر فاعلی ''اِخْوَانِھِمْ'' کے لیے ہے۔ ''لَا تَحْسَبَنَّ'' کا مفعول اوّل ''اَلَّذِیْنَ قُتِلُوْا'' ہے اور ''اَمْوَاتًا'' مفعول ثانی ہے۔ ''اَحْیَآءٌ'' خبر ہے اور اس کا مبتدأ ''ھُمْ'' محذوف ہے۔ ''اَمْوَاتًا'' اور ''اَحْیَآءٌ'' جمع ہیں' لیکن اردو محاورے کی وجہ سے ان کا ترجمہ واحد میں ہوگا۔ ''فَرِحِیْنَ'' حال ہونے کی وجہ سے حالتِ نصب میں ہے۔ ''اَلَّا'' عطف ہے ''بِالَّذِیْنَ'' کے حرفِ جار ''بِ'' پر۔ یعنی یہ دراصل ''بِاَنْ لَا'' ہے۔ ''خَوْفٌ'' مبتدأ نکرہ ہے اور اس کی خبر محذوف ہے۔

ترجمہ:

اَلَّذِیْنَ : وہ لوگ جنہوں نے — قَالُوْا : کہا

لِاِخْوَانِھِمْ : اپنے بھائیوں کے لیے — وَ : اس حال میں کہ

قَعَدُوْا : وہ (خود) بیٹھ رہے — لَوْ : اگر

اَطَاعُوْنَا : وہ لوگ اطاعت کرتے ہماری — مَا قُتِلُوْا : تو وہ قتل نہ کیے جاتے

قُلْ : آپؐ کہہ دیجیے — فَادْرَءُوْا : تو تم لوگ ہٹا لو

عَنْ اَنْفُسِکُمُ : اپنی جانوں سے — الْمَوْتَ : موت کو

اِنْ کُنْتُمْ : اگر تم لوگ ہو — صٰدِقِیْنَ : سچ کہنے والے

وَلَا تَحْسَبَنَّ : اور تو ہرگز گمان مت کر — الَّذِیْنَ : ان لوگوں کو جو

قُتِلُوْا : قتل کیے گئے — فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ : اللہ کی راہ میں

اَمْوَاتًا : مردہ — بَلْ : بلکہ

اَحْیَآءٌ : (وہ) زندہ ہیں — عِنْدَ رَبِّھِمْ : اپنے رب کے پاس

یُرْزَقُوْنَ : ان لوگوں کو رزق دیا جاتا ہے — فَرِحِیْنَ : اس حال میں کہ بہت ہی خوش ہیں

بِمَآ : اس سے جو — اٰتٰھُمُ : دیا ان کو

اللّٰہُ : اللہ نے — مِنْ فَضْلِہٖ : اپنے فضل سے

وَیَسْتَبْشِرُوْنَ : اور وہ لوگ خوشی مناتے ہیں — بِالَّذِیْنَ : ان لوگوں کی جو

لَمْ یَلْحَقُوْا : (ابھی) نہیں جڑے — بِھِمْ : ان سے

مِّنْ خَلْفِھِمْ : ان کے پیچھے (رہ جانے والوں میں) سے — اَلَّا خَوْفٌ : (اور یہ کہ) کوئی خوف نہیں ہے

عَلَیْھِمْ : ان پر — وَلَا ھُمْ : اور نہ ہی وہ لوگ

(باقی صفحہ 63 پر)